سوال

کچھ عرصہ پہلے میرا اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بہن کے موضوع پر جھگڑا اور ناخوشگواری ہوئی، جس کے بعد میں نے اس وقت غصے اور تکرار کو روکنے کے لیے اپنی بیوی کو تین الگ الگ پیغامات بھیجے، جن میں طلاق کو شرط کے ساتھ معلق کیا گیا تھا۔ پہلا پیغام یہ تھا: مجھ پر میری بیوی شکیلہ طلاق ہوگی اگر میں نے آپ کے ساتھ آپ کی بہن کے معاملے پر بحث و تکرار کی۔ دوسرا پیغام یہ تھا: مجھ پر میری بیوی شکیلہ کو طلاق ہوگی اگر میں نے آپ کی بہن کی شکل کی طرف بھی دیکھا۔ تیسرا پیغام یہ تھا: مجھ پر میری بیوی شکیلہ طلاق ہوگی اگر میں نے آپ کی بہنوں کے ساتھ کوئی رشتہ یا تعلقات قائم کیے۔ یہ پیغامات بھیجتے ہوئے میرا مقصد ہرگز اپنی بیوی کو طلاق دینا یا اسے اپنے سے جدا کرنا نہیں تھا۔ میں صرف اس وقت کے غصے، بحث اور ناخوشگواری کو روکنا اور اسے ڈرانا چاہتا تھا۔ اب کچھ ایسی خاندانی مجبوریاں سامنے آگئی ہیں جن کی وجہ سے ان شرطوں پر قائم رہنا ناممکن ہو رہا ہے۔ خاندانی تعلقات کی وجہ سے ان کے ساتھ سلام دعا، رشتہ داری نبھانا اور خاندانی تقریبات یا سسرال میں ان کی بہن کا سامنے آنا اور نظر پڑنا، اب میری شدید مجبوری بن چکا ہے۔ براہِ کرم قرآن و سنت کے اصولوں کی روشنی میں میری رہنمائی فرمائیں۔ چونکہ میرا مقصد طلاق دینا نہیں تھا، بلکہ صرف بیوی کو روکنا اور ڈرانا تھا، تو کیا خاندانی مجبوری کے تحت ان شرطوں کے ٹوٹنے سے طلاق واقع ہوگی، یا اس پر صرف "قسم کا کفارہ" (دس مسکینوں کو کھانا کھلانا) لازم ہوگا؟ اگر آپ کے نزدیک طلاق واقع ہوتی ہے، تو ان شرطوں کے ٹوٹنے سے مجموعی طور پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟ اور کیا عدت کے اندر رجوع کرنے سے یہ شرط ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی؟ 3. کیا ان معلق شرطوں سے نکلنے کا کوئی شرعی طریقہ موجود ہے تاکہ میرا ہنستا کھیلتا گھر برباد ہونے سے بچ جائے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر گھر میں تھوڑی بہت رنجشیں، غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، ان کو آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنے اور سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک عقل مند انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ذرا سی بات پر اتنا غصے میں آجائے کہ منہ سے طلاق کا لفظ نکال کر خاوند اور بیوی کے مقدس رشتے کو ختم کر دے۔

اس لیے اگر خاوند اور بیوی کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو اسے آپس میں حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، یا دونوں خاندانوں کے افراد مل کر اس پریشانی کا حل نکالیں۔ جب تمام کوششوں کے باوجود رشتہ نبھانا ممکن نہ ہو تو اسلام نے خاوند کو طلاق کے ذریعے اس رشتے کو ختم کرنے کا اختیار دیا ہے۔

آپ کا اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ ''میری بیوی شکیلہ کو طلاق ہوگی اگر میں نے آپ کے ساتھ آپ کی بہن کے معاملے پر بحث و تکرار کی، یا میں نے آپ کی بہن کی شکل کی طرف بھی دیکھا، یا میں نے آپ کی بہنوں کے ساتھ کوئی رشتہ یا تعلقات قائم کیے'' اور آپ کی نیت بھی طلاق دینے کی ہو، تو جب آپ بیوی کے ساتھ بہن کے معاملے پر بحث و تکرار کرو گے، یا اس کی بہن کی شکل کی طرف دیکھو گے، یا اس کی بہنوں کے ساتھ کوئی رشتہ یا تعلقات رکھو گے تو اس کو طلاق واقع ہو جائے گی۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أن يكون قصده إيقاع الطلاق عند الصفة فهذا يقع به الطلاق إذا وجدت الصفة كما يقع المنجز عند عامة السلف والخلف (مجموع الفتاوی از ابن تیمیہ: جلد نمبر 33، صفحہ نمبر 46)

اس کا (خاوند کا) ارادہ صفت کے وقت طلاق دینے کا ہو، تو سلف اور خلف کے تمام علماء کرام کے ہاں، جب بھی صفت پائی جائے گی، طلاق واقع ہو جائے گی، جیسا کہ موقع پر فوری دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

ابن حزم رحمہ اللہ نے اس طلاق کے واقع ہونے پر علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

وَاتفقُوااَنّ الطّلَاقَ اِلٰی اَجلٍ اَوبِصِفۃٍ وَاقِعٌ ان وَافَقَ وَقتَ طَلَاقٍ (مراتب الاِجماع ازابن حزم، صفحہ نمبر72)

علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ طلاق جس کو وقت یا کسی صفت کے ساتھ معلق کیا گیا ہو، واقع ہوجاتی ہے، اگر وہ وقت طلاق کے مطابق ہو۔

آپ کے مطابق مذکورہ پیغامات سے آپ کا مقصد طلاق دینا نہیں تھا، بلکہ بیوی کو منع کرنا اور ڈرانا مقصد تھا تو اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی، لیکن یہ قَسم کی صورت ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بہن کے معاملے پر بحث و تکرار نہیں کی، یا اس کی بہن کی شکل کی طرف نہیں دیکھا، یا اس کی بہنوں کے ساتھ کوئی رشتہ یا تعلقات نہیں رکھے تو آپ کی قسم نہیں ٹوٹی۔ آپ اپنی شرط کو واپس لے سکتے ہیں، یعنی آپ اپنی بیوی کو کہہ دیں کہ میں نے تیری طلاق کو ان کاموں کے ساتھ معلق کیا تھا میں اسے اب ختم کرتا ہوں تو جب آپ دوبارہ بات چیت کریں گے یا تعلقات رکھیں گے تو آپ کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

اگر آپ نے شرط واپس لینے سے پہلے مذکورہ کاموں میں کوئی کام کرلیا ہے تو آپ کی قسم ٹوٹ چکی ہے، اس لیے آپ پر قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔

واضح رہے کہ طلاق کے معاملات حساس نوعیت کے ہیں، اس میں اس طرح کا غیر سنجیدہ رویہ رکھنا بالکل درست نہیں ہے۔ غصے اور جذبات کو قابو میں رکھنا چاہیے، بیوی سے کسی کام کو کروانے یا کسی کام سے روکنے کے دیگر کئی طریقے ہیں جو اختیار کیے جاسکتے ہیں، بات بات پر طلاق کو لے آنا کہ تونے فلاں کام کیا تو تمہیں طلاق، یا میں نے فلاں کام نہ کیا تو تمہیں طلاق، غیر سنجیدہ رویے کی عکاسی کرتا ہے۔

قسم کا کفارہ:

ارشاد باری تعالی ہے:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (المائدۃ: 89)

اللہ تم سے تمہاری قسموں میں لغو پر مؤاخذہ نہیں کرتا اور لیکن تم سے اس پر مؤاخذہ کرتا ہے جو تم نے پختہ ارادے سے قسمیں کھائیں۔ تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، درمیانے درجے کا، جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا انھیں کپڑے پہنانا، یا ایک گردن آزاد کرنا، پھر جو نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم قسم کھا لو اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم شکر کرو۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی